کلام الملوک ملوک الکلام

تازہ تصنیف

اعلیحضرت فلک رفعت خورشید منزلت سکندر صولت دارا حشمت کیوان علم

خدیو جہان خداوند خدایگان سلیمان جاہ فریدون بارگاہ مہرسپہر

کامگاری کوکبِ برجِ بختیاری فرازندہٗ چترِ اقبال زیبندۂ تختِ اجلال

حضور پُرنور فرزندِ دلپذیر دولت انگلیشیہ عالیجاہ مخلص الدولہ ناظم الملک

امیر الامرا ہزہائنس کرنل نواب سر سیّد **محمد حامد علیخان** بہادر

رشک مستعد جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی۔ وی۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ ٹو

ہز مجسٹی دی کنگ امپرر فرمانروائے ریاست رامپور خلد اللہ ملکہٗ

مطبوعہ سرکاری پریس ریاست رامپور

رباعی

جس دم تری صورت کا جانا تھا
کسی سے نہ لگایا
دل اپنا تو پاتا تھا
سے ہوا حال تھا
دو دن کی جدائی سے
کھاتا ہوں میں غم پہ غم سے کھایا

رباعی

اب کچھ بھی نہیں نہیں بجز سودا تیرا
دن رات ترا غم ہے ہمیں لوا تیرا
دل میں جو تیری تپش کے آتش لگی تھی
سینے میں بن کے کانٹا سا کھٹکا تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیش تھا ہر دم کسی غم سے شناسائی نہ تھی — یہ کلی دل کی کسیکے غم مین مرجھائی نہ تھی

جیسی تونے آج اپنے ہاتھ سے دی ہی شراب — ہم کو تو ساقی شراب ایسی کبھی بھائی نہ تھی

کھینچ کے اس تیغ نظر نے ہم کو زخمی کر دیا — زخم ایسا چوٹ ایسی تو کبھی کھائی نہ تھی

توبہ ہم نے توڑ دی ہے جام کیون دیتا نہین — پہلے تیری آنکھ ساقی ہم سے شرمائی نہ تھی

دل تو آیا جوش سے جسطرح آئی ہی بہار — پر یہ کہنا چاہیے ایسی خزان آئی نہ تھی

وصل کی شب سب کے سب ارمان دل مین رہگئے — حسرتین لاکھون تھین میری ساتھ تنہائی نہ تھی

آگئی فصل خزان مرجھا گئی دل کی کلی — پہلے تھی یہ بھی شگفتہ ایسی کملائی نہ تھی

کیون چرائی آنکھ ساقی کیون نہین دیتا شراب
اس سے پہلے تو طبیعت تیری ہرجائی نہ تھی

اب کھلا دل کا لگانا پہلے ہم واقف نہ تھے
عشق کی سر پر بلا اپنے کبھی آئی نہ تھی

یہ نہ تھا معلوم ہمکو خون رلوائے گا عشق
ٹھیس آزار محبت کی کبھی کھائی نہ تھی

لطف سے کٹتے تھے دن عشرت سے راتین کٹتی تھین
آنکھ مین آنسو نہ تھے غم کی گھٹا چھائی نہ تھی

کیا ہوا اگر کہہ دیا تجھپر ہین صدقے جان و دل
میری رسوائی تھی یہ کچھ تیری رسوائی نہ تھی

پھر ہوا جوش جنون پھر آگئی فصل بہار
یہ مہک گلشن کے پھولون کی صبا لائی نہ تھی

یان ہجوم شوق مین بھی تھا نزاکت کا لحاظ
اس لئے ان کی طبیعت مجھسے گھبرائی نہ تھی

کیا ہوا پہلو سے دل شاید کسی نے لے لیا
یاس ایسی اپنے چہرے پر کبھی چھائی نہ تھی

مار ڈالا پھر بھی بسمل پر نہ رحم آیا ذرا
قتل کر کے لاش پھر کیا تو نے تڑپائی نہ تھی

اے ہجوم یاس مجھپر رحم کر بہر خدا
پہلے اتنی آہ و زاری تو نے سنوائی نہ تھی

جن کے شوق وصل مین اے رشک لکھی ہے غزل
ان کے آجانے سے پہلے یہ غزل گائی نہ تھی

